iv مسند احمد، رقم ۷۴۸۸

۳۵۔ امجدی، شریف الحق، نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، ط ۱، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، ج ۲، ص ۹۲۰

۳۶۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۴۲۴

۳۷۔ رضوی، محمود احمد، فیوض الباری شرح صحیح البخاری، مطبوعہ مکتبہ رضوان لاہور، معلوم ندارد۔، ج ۶ ص ۴۵

۳۸۔ فتح الباری، ج ۳، ص ۳۰۶

۳۹۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۴۲۴

۴۰۔ فیوض الباری، ج ۶، ص ۴۵

۴۱۔ i۔ بخاری، جامع صحیح، کتاب الذبائح والصید، رقم ۵۵۳۴، ص ۴۷۶ ii۔ مسلم صحیح، کتاب البر، رقم ۶۶۹۲، ص ۱۱۳۶

iii ابوداود، سلیمان بن اشعث، السجستانی سنن (موسوعۃ الحدیث الشریف)، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، المطبعۃ الثالثۃ، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، الادب، رقم ۴۸۲۹ ص ۱۵۷۸

iv مسند احمد، ج ۴، ص ۴۰۴

۴۲۔ نزہۃ القاری، ج ۳، ص ۴۶۳

۴۳۔ عمدۃ القاری، ج ۸، ص ۳۷۶

۴۴۔ فتح الباری، ج ۴، ص ۳۲۴

۴۵۔ ایضاً

۴۶۔ ایضاً

۴۷۔ ایضاً

کتاب الشفاء کا تعارف اور اس کی مقبولیت

حافظ محمد رمضان*

صلاح الدین**

فضائل وشمائل رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے ہر دور میں ائمہ واسلاف بڑی جامع کتب تصنیف کرتے رہے ہیں جن سے انسانی قلوب پر عشق ومحبت اور عظمت وتکریم رسول ﷺ کے نقوش ثبت ہوتے رہے ہیں۔ فضائل رسول ؐ پر لکھی جانے والی کتب میں قاضی عیاض مالکی اندلسی (م-۱۱۵۰ء/۵۴۴ھ) کی کتاب کو ہر زمانہ میں ایک امتیازی اور انفرادی شان حاصل رہی ہے یہ گراں مایہ تصنیف عقیدے کی صحت ودرستگی میں انتہائی اہمیت وافادیت کی حامل ہے اپنے مضامین ومندرجات پر خود دال ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔

''الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ'' اس کا اجمالی معنی یہ ہے سرور کائنات ؐ کے فضائل وکمالات نبوت ورسالت اور حقوق وآداب کا ذکر سراپا شفاء ہے سو جہاں یہ مقام مصطفی ﷺ کی معرفت وحقیقت سے آگاہ کرتی ہے وہاں ذات مصطفی ؐ سے محبت کا راستہ بھی دکھاتی ہے، اور مضطرب وبے چین دلوں کے لئے راحت وسکون کا باعث بھی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے فضائل ومحامد، آداب وحقوق کے حوالے سے یہ گراں قدر تصنیف ہر قسم کی بداعتقادی وگمراہی قلبی وروحانی امراض اور شکوک وشبہات کا نہ صرف بتوفیق ایزدی ازالہ کرتی ہے بلکہ ان کے لیے شفاء کلی کی حیثیت بھی رکھتی ہے مگر یہ شفاء یابی حقوق مصطفی ؐ کی معرفت اور بجا آوری کے بغیر ممکن نہیں، نیز اس کتاب کی یہ امتیازی خصوصیت ہے کہ ذات رسول ﷺ کے ساتھ امت کا تعلق وربط نہ صرف مضبوط ومستحکم کرتی ہے بلکہ تعلیمات رسول ؐ کے ساتھ پختگی ایمان کے لئے توجہ مرکوز کرتی ہے یہی حقیقی تصور دین ہے جو ائمہ واسلاف سے نسل درنسل امت کو منتقل ہوتا چلا آرہا ہے۔(۱)

''الشفاء'' کی ایک قابل قدر خصوصیت یہ ہے کہ اس کتاب میں سیرت مبارکہ کا ایک متحرک جامع اور بسیط مرقع قاری کی نگاہ کے سامنے آجاتا ہے جو انسان کو اتباع کی طرف مائل کرتا ہے اور اس طرح کی گوناگوں خصوصیات کی باعث صدیوں سے یہ کتاب اہل علم کے درمیان مقبول رہی ہے اور ناممکن ہے کہ کوئی سیرت نگار بغیر ''الشفاء'' کا مطالعہ کئے ہوئے سیرت پر قلم اٹھائے۔(۲)

---

*پی ایچ ڈی سکالر، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان، پاکستان۔

** اسسٹنٹ پرفیسر، شعبہ اسلامیات، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان، پاکستان۔

کتاب کا موضوع اور مقصد تالیف:

کتاب الشفاء کا شمار سیرت کے مشہور و متداول مفہوم کے لحاظ سے کتب سیرت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ نے اس زمانی انداز کا اہتمام نہیں کیا جس کا عام طور پر کتب سیرت میں کیا جاتا ہے۔ مثلاً علامات نبوت، اور اس کے معجزات، رضاعت، طفولت و بعثت بلکہ انہوں نے سیرت سے مخصوص مقاصد کے حصول کی خاطر چند اقتباسات و منتخبات کو جمع کیا ہے۔ (۳)

ان میں بعض کی طرف خود مؤلف نے کتاب کے مقدمے میں اشارہ فرمایا ہے جب یہ کہا:

" حسب المتامل ان تحقق ان کتابنا ھذا نجمعه لمنکر لنبوة نبینا ﷺ ولا لطاعن فی معجزاته فنحتاج الی نصب البر اهین علیها .. بل الغناه لاهل ملته الملبین لد عو ته المصدقین لنبوته لیکون تاکید ا علی محبتهم له و منماة لأ عمالهم لیز و ا ایمانا مع ایمانهم "(۴)

"غور وفکر کرنے والے کے حساب سے یہ بات محقق ہے کہ ہماری یہ کتاب ہم نے اسے اپنے نبی کریم ﷺ کی نبوت کے منکر یا آپؐ کے ان اہل ملت کے لیے تالیف کیا ہے جو آپ کی دعوت پر لبیک کہنے والے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ تاکہ یہ آپ سے ان کی محبت کی توثیق اور ان کے اعمال کی معراج ہو اور وہ مزید اپنے ایمان وایقان میں آگے بڑھیں۔"

یہی وجہ تھی جس کے پیش نظر آپ نے اس زمانی تخطیط کو ترک کیا جو عام طور پر اس طرح کی تالیفات میں اپنائی جاتی ہے اور اس کی بناء اپنی طرف سے اس طرح رکھی جس سے اس محبت وشوق کی تاکید کمال نبویؐ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کر کے کی جائے۔

سیرت پاک کی وادی وہ وادی ہے جس میں اللہ تعالی کی مدد اور توفیق حاصل نہ ہو تو قدم قدم پر ٹھوکر کھانے کا مقام ہے میں تو سیرت لکھنے میں ثواب اور اللہ تعالی کی عنایت ومہربانی کی آس لگائے ہوئے ہوں۔ کیونکہ میں نے ایک پاک ذات کی تعریف اور بلند مرتبے کو بیان کیا اور ان کے عظیم اخلاق اور ان کی خصوصیات کا تذکرہ کیا جو ان سے پہلے کسی مخلوق میں جمع نہیں ہوئی ہیں اور آپؐ کے ان حقوق کو بیان کیا جن میں خدا تعالی کی فرماں برداری ہے اور جو تمام حقوق میں سب سے بڑے ہیں۔(۵)

الشفاء کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ سیرت مبارکہ سے متعلق وہ موضوعات جن پر مصنف سے پہلے کسی بھی سیرت نگار نے قلم نہیں اٹھایا تھا حضرت مصنف ان کو زیر بحث لائے ہیں اور اسرائیلی روایات کی بنا پر حضرات انبیا علیہم السلام پر جو

اعتراضات وارد ہوئے ہیں ان کا کافی ووافی جواب دے کر بہت ساری غلط فہمیوں کو رفع کیا ہے۔ چنانچہ قاضی عیاض فرماتے ہیں ''اس میں حضور کی ان خصوصیات وحقوق کا بیان ہے جو اس سے پہلے کسی مخلوق میں جمع نہیں ہوئیں آپ ﷺ کے حقوق کی معرفت اللہ کی ایسی اطاعت ہے جو تمام حقوق سے بلند تر ہے تا کہ اہل کتاب یقین کی دولت حاصل کریں اور مومنوں کے ایمان میں زیادتی ہو اور اس لیے اللہ تعالی نے اہل کتاب سے یہ وعدہ لیا تھا کہ وہ حضور ﷺ کی صداقت لوگوں پر ظاہر کر دیں گے اور کسی سے حقیقت کو نہیں چھپائیں گے لیکن اہل کتاب نے ایسا نہیں کیا اور آپ کو پہچاننے کے باوجود محض ضد اور حسد کی وجہ سے آپ ﷺ کی سچائی اور فضیلتوں پر پردہ ڈالے رہے لہذا اب مسلمان علماء کا فرض ہے کہ وہ دنیا میں آپ کی شان کا اظہار کریں۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس عالم سے کسی علم کے بارے میں دریافت کیا جائے اور وہ اسے جان بوجھ کر چھپالے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام چڑھائی جائے گی یہ حدیث سن کر میں نے آپ ﷺ کی سیرت کے بیان کرنے میں جلدی کی تا کہ میں اس فرض کو ادا کر سکوں جو میرے اوپر عائد ہوتا ہے۔'' (۶)

اس کتاب کا اصل نام ''الشفاء'' ہے۔ اور اس کا لاحقہ ''بتعریف حقوق المصطفی ﷺ'' ہے جو کتاب کے نفس مضمون یعنی اس کے مندرجات و مشتملات اور متضمنات پر دلالت کرتا ہے۔ گویا کہ کتاب کے نام ہی سے اس امر کی نشان دہی ہو جاتی ہے کہ اس کا موضوع کیا ہے اور اس کے اندر کون سے مضامین کو بیان کیا گیا ہے۔ (۷)

الشفاء کا پہلا معنی:

الشفاء کا پہلا معنی یہ بیان کیا گیا ہے۔ (التخلیص من سوء الا عتقاد) بداعتقادی سے خلاصی اور رہائی پانا شفاء ہے۔ جس چیز سے شفاء پانا مقصود ہے وہ مرض کی ایسی حالت ہے جس سے انسان نکل کر شفا کی حالت کو پہنچتا ہے۔ وہ حالت مرض عقیدے کی گمراہی اور بداعتقادی ہے۔ قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے اس لئے اس کتاب کا یہ نام رکھا کہ اس کے مطالعہ کے بعد انسان مرض کی مذکورہ حالت سے شفاء حاصل کرتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ اس کتاب کے ذریعے مرض بداعتقادی سے رہائی کیونکر نصیب ہوتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کتاب کی توسط سے جو کہ حضو ﷺ کے کمالات وفضائل پر مشتمل ہے، آپ کے مقام سے معرفت حاصل ہوتی ہے اور یہ معرفت حاصل کرنا ہی بداعتقادی کے مرض کے خاتمے کی ضمانت دیتا ہے۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ قاضی عیاض نے نام رکھنے کے باب میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کی بلکہ انہیں یہ تصور بھی قرآن سے ملا ہے جس کی بناء پر انہوں نے کتاب کا نام ''الشفاء'' رکھا۔ اگر اس بات کی سمجھ آجائے کہ اللہ تعالی نے حضو ﷺ کو کیا شان عطا فرمائی ہے تو اس مرض کا جو سینوں میں پلتا ہے۔ ازالہ ہو جاتا ہے اور اس روگ سے باطن پاک ہو جاتا ہے جو آنحضو ﷺ کے بارے میں بدعقیدگی کا موجب بنتا ہے۔ (۸)

الشفاء کا دوسرا معنی:

کلام عرب میں شفاء کا دوسرا معنی قضائے حاجت ہے یعنی حاجت اور مراد کے برآنے کو شفا کہتے ہیں۔ (نال مراده نال حاجته فطابت)۔ وہ اپنی مراد کو پا گیا، اپنی حاجت کو پا گیا اور اس کا دل خوش ہو گیا۔ طاب۔ یطیب میں خوشی اور راحت کا معنی پایا جاتا ہے۔ اس مقام پر شفا کے دو معنی ہوئے۔ ایک حاجت برآری کا دوسرا دل کی راحت یابی کا۔ گویا معنی کی رو سے شفا اس کو کہتے ہیں کہ حاجت برآئے اور دل کو راحت نصیب ہو جائے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب الشفاء ایک ایسی کتاب ہے جس سے حاجات پوری ہوتی ہیں اور جب حقوق وآداب نبوت اور رسول ﷺ کے فضائل وکمالات کا ذکر ہوتا ہے تو دل سکون آشنا ہوتا چلا جاتا ہے۔ الشفاء کے دو معنی جدا جدا لیں تو ایک طرف حاجت اور مراد برآنے کا معنی اور دوسری طرف دل کو راحت اور سکون نصیب ہونے کا معنی پیدا ہوتا ہے۔

الشفاء کا تیسرا معنی:

الشفا کا تیسرا معنی دل کو پسند آنے کا آتا ہے اس سے ایمان کی وہ علامت مراد ہے کہ جب حضور ﷺ کا ذکر ہو رہا ہو تو یہ بات دل کو پسند آئے یعنی ذکر محبوب دل کے لئے سکون واطمینان کا باعث ہو اس کی تصدیق قرآن مجید سے ہو جاتی ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (۱۰)

''یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی ہوتی ہے۔''

محبوب کے ذکر سے بے قرار دلوں کو قرار اور چین نصیب ہوتا ہے۔ کہ حضور ﷺ کا ذکر اللہ کے ذکر سے جدا نہیں تو جس طرح اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت فی الاصل ایک ہی بات ہے اسی طرح ان کا ذکر ہی ایک ہی بات ہے گویا اللہ کی بندگی اور حضور ﷺ کی اطاعت واتباع، اللہ کی ناراضگی اور حضور ﷺ کی ناراضگی، اللہ کی رضا اور حضور ﷺ کی رضا ایک دوسرے سے جدا نہیں اور ان تمام کی طرح ذکر الٰہی اور ذکر رسول کو بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ حضور ﷺ پر درود بھیجنا حضور الصلوۃ والسلام کا ذکر ہے اور یہی اللہ کا ذکر ہے اس کتاب نے بتایا کہ حضور ﷺ کے ذکر پاک سے مرادیں برآتی ہیں، مضطرب اور بے چین دل سکون وراحت آشنا ہوتے ہیں۔ (۱۱)

الشفاء کا چوتھا معنی:

الشفاء کا چوتھا معنی حتمی اور قطعی کا آتا ہے شفاء سے اسم فاعل ہے شافی، الشافی ''جواب شاف''، یعنی ایسے جواب کو کہتے ہیں جس کے بعد کسی اور جواب کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اسے جواب قاطع یكتفى به کہتے ہیں یعنی وہ جواب جو ہر شک کو قطع اور زائل کر دینے والا ہو جواب شافی ہی کہلائے گا۔ اسی لئے لغت کی کتابوں میں 'الشفاء' کا معنی (التخليص من

الشکوک) شکوک وشبہات سے خلاصی پانا بھی آتا ہے۔انسان کا دل شکوک وشبہات سے اس وقت خلاصی پاتا ہے جب اس کے سارے تردد واعتراضات رفع ہو جاتے ہیں اور اسے ایسے شافی جواب مل جاتا ہے جسے سن لینے کے بعد اس کے پاس شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔کسی سوال واعتراض یا شک وشبہ کا وہ آخری وحتمی جواب جس کے بعد کوئی شک وشبہ اور تردد وتامل باقی نہ رہے اور دل میں حتمیت وقطعیت کی کیفیت پیدا ہو جائے اس کے لئے ''الشفاء'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ایمان کے باب میں جملہ شکوک وشبہات اس وقت ختم ہوتے ہیں جب حضور ﷺ کی معرفت نصیب ہوتی ہے اس تصور کی وضاحت قرآن حکیم نے اس طرح فرمائی ہے:

﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ (۱۲)

''بیشک میں نے اس سے قبل تمہارے اندر عمر کا ایک حصہ گزارا ہے تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔''

حضور ﷺ کی زبان حق ترجمان سے یہ کلمات کہلوا کر اللہ رب العزت نے آپ کی سیرت مقدسہ کے اس پہلو کو ان لوگوں کے سامنے رکھ کر جو اسلام اور اللہ کی وحدانیت کے بارے میں شک وشبہ رکھتے تھے اور ان کے دلوں میں تردد اور تامل تھا ایسا شافی اور قطعی جواب عطا فرمایا کہ پھر اس کے بعد کسی دلیل اور جواب کی حاجت نہ رہی۔اس طرح قاضی عیاض نے کتاب الشفاء لکھ کر دلوں کو شکوک وشبہات سے پاک کر دیا اور یہ کیفیت حضور ﷺ کی شان کے عرفان سے نصیب ہوئی۔(۱۳)

الشفاء کا پانچواں معنی:

الشفاء کا پانچواں معنی دوا ہے اور یہ مجاز مرسل کے طور پر استعمال ہوتا ہے یعنی:

''تسمیة السبب با سم المسب'' ''سبب بول کر مسبب مراد لینا۔''

یہ مجاز مرسل کی ایک نوع ہے جس پر نام رکھنے کا مفاد یہ ہے کہ دوا سبب اور شفا یعنی سبب کا نتیجہ، مسبب کہلاتا ہے۔(۱۴) الشفاء کے پہلے چاروں معانی جو بیان کئے گئے ہیں وہ بطریق حقیقت ہیں اور یہ پانچواں معنی بطریق مجاز مرسل ہے۔اس معنی کی رو سے ''الشفاء'' اس کتاب کا نام ہے جو دل کے اس روگ اور بیماری کی دوا ہے جس کا سبب سوء اعتقاد ہے۔(۱۵)

الشفاء کا چھٹا معنی:

الشفاء کا چھٹا معنی ہے: (رجوع الا خلا ط الی الا عتدال) یعنی اخلاط کا اعتدال کی طرف رجوع کرنا۔یہ معنی جرجانی کی کتاب التعریفات سے ماخوذ ہے۔جسم انسانی کی صحت کا دارومدار چار اخلاط یعنی صفرا، بلغم، سودا اور دم (خون) پر ہے۔جن کے بارے میں حکماء کا کہنا ہے کہ اگر کوئی ان میں سے حد اعتدال سے تجاوز کر جائے تو مرض پیدا ہو جاتا ہے۔اگر ان خلطوں میں افراط وتفریط ختم ہو جائے اور وہ سب اعتدال پر آ جائیں تو شفا حاصل ہو جاتی ہے۔شفاء کے پہلے جتنے بھی معانی بیان ہوئے ہیں وہ سب کے سب قلبی اور روحانی بیماریوں کے لئے مختص تھے اس معنی میں جسمانی بیماری کے لئے شفاء

کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ تاہم اس کا اطلاق ایمانی، روحانی اور قلبی بیماریوں سے صحت پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس اعتبار سے جس طرح انسانی جسم میں افراط وتفریط جسمانی بیماری کا موجب بنتا ہے۔ بعینہ انسانی عقیدہ میں افراط وتفریط سے قلبی وروحانی امراض جنم لیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص توحید ورسالت، صحابہ و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متعلق اپنے عقیدے میں افراط وتفریط کا شکار ہوگیا تو سمجھ لیجئے کہ وہ شخص قلبی اور روحانی مریض بن گیا۔ قاضی عیاض نے علم حدیث کی روشنی میں فضائل و محامد اور آداب وحقوق کو بالخصوص اپنی اس گرانقدر تصنیف کا موضوع بنایا ہے۔ اس کے مطالعے سے ایمان کی سلامتی کے باب میں ان تمام شکوک وشبہات کا بتوفیق ایزدی ازالہ ہو جاتا ہے اور سوء اعتقاد کا خاتمہ جسمانی، قلبی وروحانی امراض سے نجات دلا کر انسان کو کلی شفاء سے بہرہ یاب کرتا ہے اور یہ شفاء حضورﷺ کے فضائل وکمالات کی معرفت واعتراف سے نصیب ہوتی ہے اس کے بغیر انسان جو چاہے کرتا پھرے شفاء اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتی۔ (۱٦)

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ اس کتاب کے ذریعے یہ بات ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں کہ لوگو! جسم روح، قلب و باطن کی بیماریاں اور ایمان واعتقاد کے فساد کا علاج منحصر ہے حضورﷺ کے حقوق کی معرفت پر اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے حقوق کی معرفت کا مقصد وحید یہ ہے کہ آداب بارگاہ مصطفیﷺ صحیح طریق پر بجالائے جاسکیں۔ اگر ایسا ہوگیا تو پھر بارگاہ گیتی پناہ سے ابدی سعادتیں نصیب ہوں گی اور وہ فیضان حاصل ہوگا کہ اس کے تصدق سے شفاء میسر آجائیگی اور وہی شفاء ہر مرض کی دوا بن جائے گی۔ یہ گویا اس پوری کتاب کے نام کا خلاصہ اور مفہوم تھا جس کے ذریعے قاضی عیاض نے اختصاص چونکہ انتفاعن اللہ ہے تو گویا یہ بتایا جا رہا ہے کہ اسی میں اختصاص بھی ہے غیر کی نفی بھی ہے اور تاکید بھی اس لئے اس کے اندر معارف کا ایک بحر بیکراں موجزن ہے۔ قاضی عیاض نے دانستہ تعریف کا لفظ استعمال کیا حالانکہ یوں بھی کہا جا سکتا تھا 'الشفاء بحقوق المصطفیﷺ حرف 'با' کے معانی ومعارف اور تمام اطلاقات اس سے میسر آسکتے تھے اور اختصاص کے حصہ کو چھوڑ کے اس میں وہ سب کچھ آسکتا تھا جو قاضی عیاض نے تعریف کے اضافے سے شامل کر لئے۔ قاضی عیاض نے ''تبعریف حقوق المصطفی'' کہہ کر قاری کو یہ بات ذہن نشین کرانا چاہی کہ اگر وہ قلب، روح، باطن اور ایمان واعتقاد کی اصلاح کا تیر بہدف نسخہ اور دوا حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ حقیقی شفاء حضور اکرمﷺ کے حقوق کی معرفت سے مختص ہے۔ شفاء کو حقوق مصطفےﷺ سے مختص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بغیر اس معرفت کے کوئی شخص بارگاہ مصطفویﷺ سے صحیح تعلق قائم نہیں کرسکتا۔ گویا بارگاہ مصطفوی سے صحیح تعلق قائم کرنے کا انحصار حقوق مصطفویﷺ کی معرفت اور اسے تسلیم کرنے پر ہے۔ اس طرح جب اس بارگاہ بے کس پناہ سے غلامی کا تعلق قائم ہوگا تو وہ فیضان میسر آئے گا جو اس بارگاہ سے مختص ہے۔ (۱۷)

حقوق مصطفیﷺ:

قرآن وسنت کے بالاستیعاب مطالعہ کی روشنی میں امت مسلمہ پر آقائے دو جہاں علیہ التحیتہ والثناء کے چھ

بنیادی حقوق بنتے ہیں جن میں ہر حقوق کی کچھ اپنی شرائط، تقاضے اور آداب ہیں۔ قرآن حکیم میں اللہ رب العزت نے حضور نبی اکرم ﷺ کے حقوق کو اجمالی طور پر یوں بیان فرمایا ہے:

﴿فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِہٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (۱۸)

''وہ جو اس پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل ہوا وہی بامراد ہوئے۔''

اس آیہ مبارکہ سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے چار حقوق ثابت و متحقق ہیں۔

۱۔ ایمان　　۲۔ تعزیر　　۳۔ نصرت　　۴۔ اتباع

۵۔ وجوب تعظیم　　۶۔ وجوب نصرت

یہاں اس بات کا تذکرہ بے محل نہ ہوگا کہ قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب میں آخری حق (وجوب نصرت) کا ذکر نہیں کیا۔ (۱۹)

یہی کتاب الشفاء قاضی عیاض اندلسی کی شہرت کی وجہ بنی۔ یہ عربی زبان میں ہے۔ اس کی دو جلدیں ہیں اور چار قسموں پر مشتمل ہے۔ قسم اول کے چار ابواب ہیں اور کل ۷۹ فصول ہیں (پہلے باب کی دس، دوسرے کی ستائیس، تیسرے کی بارہ اور چوتھے باب کی تیس فصلیں ہیں) قسم دوئم میں بھی چار ابواب ہیں اس کی کل ۲۴ فصول ہیں (پہلے باب کی چار، دوسرے کی پانچ، تیسرے کی چھ اور چوتھے کی نو فصلیں ہیں) قسم سوم کے دو باب ہیں اس کے کل ۲۴ فصلیں ہیں (باب اول کی سولہ اور باب دوم کی آٹھ فصول ہیں)۔ اور قسم چہارم کے تین ابواب ہیں۔ اس میں بائیس فصول ہیں۔ (باب اول کی نو، باب دوم کی چار، باب سوم کی نو فصلیں ہیں) اسطرح دونوں جلدوں کی کل فصول (۱۴۹) بنتی ہیں اس کتاب کے کئی اردو تراجم ہو چکے ہیں۔ یہ دلوں کے امراض کیلئے شفاء ہے اور محبت وعقیدت اس کتاب میں نمایاں ہے۔

کتاب الشفاء کی مقبولیت:

سیرت نگاروں میں سے قاضی عیاض کا نام، کتاب الشفاء کی بدولت شہرت کی بلندیوں تک جا پہنچا۔ قاضی عیاض نے رسول اکرم ﷺ کے اخلاق، معجزات اور کرامات کو ایسے طریقے سے بیان کیا کہ ان کی والہانہ عقیدت ومحبت سامنے آ گئی۔ ایسی وارفتگی پہلے کسی کتاب میں نہ دیکھی گئی تھی۔ مقری اپنے چچا سعید بن احمد سے ان کا ایک قول نقل کرتے ہیں:

''ماالف فی الملة المحمدیه مثل کتا ب الشفاء للقاضی عیاض''

''پوری ملت محمدیہ میں قاضی عیاض کی الشفاء'' جیسی کتاب تالیف نہیں کی گئی۔''

اس کتاب کے فضائل بے شمار ہیں چنانچہ مقری کا ہی کہنا ہے:

"وفضائل هذا الكتاب لاتسقونی" (۲۰)

اس کتاب کے فضائل کی گنتی ناممکن ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے اسے نعمۃ ربانیۃ یعنی عطیہ خداوندی قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"لو یمتری من سمع کلامه العزب السهل المنور فی وصف النبی ﷺ وو صف اعجاز القرآن ان تلک نفحات ربانیةومنحة صمدانیة خص الله بها هذاالامام" (۲۱)

"وہ شخص جو نبی کریم ﷺ کی شان اور اعجاز قرآن کی تعریف میں ان کے شریں' آسان اور پر انوار کلام کو سنتا ہے وہ شک نہیں کرتا کہ یقیناً یہ عطیہ خداوندی اور نوازش صمدانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اس امام کو منتخب کر لیا تھا۔"

یہ کتاب مصر، ترکی، ہندوستان سے متعدد مرتبہ چھپ چکی ہے اس کتاب کی بے شمار شروحات ہیں حاجی خلیفہ نے پانچ صفحوں پر مشتمل تفصیل فراہم کی ہے۔ اس کتاب الشفاء کا اردو ترجمہ شمیم الریاض کے نام سے محمد اسماعیل کاندھلوی نے کیا دوسرا ترجمہ نذیر احمد جعفری نے کیا ایک اور ترجمہ احمد علی شاہ نے لاہور میں ۱۹۱۴ء میں کیا۔ (۲۲)

کتاب الشفاء کی شروحات اور مختصرات کو دیکھ کر اس کی اہمیت اور مقبولیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس کو اکثر ائمہ کرام اور مصنفین نے مقبول کر کے اس کی اہمیت بیان کی ہے۔ کئی قدیم علماء کے ہاں ان کے صدور وعیون میں "الشفاء" کی قدر و منزلت پیدا ہوئی کیونکہ یہ اس محفوظ مدحت پر مشتمل ہے جو اس کے عظیم مولف کی روحوں میں جاگزیں تھی یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور صوفیائے عظام نے اس خاص محبت، شوق اور مسرت سے برکت کو تلاش کیا۔ (۲۳)

شاہ عبدالعزیز صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"غرض یہ بڑی اہم، عجیب اور نہایت مقبول کتابوں میں سے ہے بعض شاعروں نے اس کی منظوم تعریفیں کی ہیں۔" (۲۴)

مسلمانوں کی بہت سی تعداد اپنے مصائب وآلام اور امراض شدیدہ میں بھی الشفاء کی تلاوت کرتے ہیں اور معجزات رسول ﷺ پڑھ کر روح کو تسکین دیتے ہیں۔ قرأت میں آسانی کے لیے تاکہ آسانی سے پڑھی جا سکے اس کو تیس اجزا میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور یہ مغرب سے طبع ہوئی۔ کتاب الشفاء سے غایۃ قصوی ملتی ہے اس کتاب کو اللہ کا قرب حاصل ہے اور اس کتاب کے فضل ختم نہیں ہو سکتے اور اللہ کی رحمت کے قائل ہیں۔ (۲۵)

جبکہ محترم حریشی شفاء شریف کی اپنی شرح کے مقدمہ میں کہتے ہیں:

" وقد جربت نكته لدفع الازمات و كشف الكربات" (٢٦)

''میں نے یقیناً اس سے مشکلات کے دور ہونے اور مسائل کے چھٹ جانے کا تجربہ کیا ہے۔''

اور متاخرین علماء میں سے بھی اس کے شارح الشفاء شیخ عدوی اور عظیم مورخ وفقیہ عباس بن ابراھیم مراکشی جیسے لاتعداد حضرات نے توثیق کی ہے۔(۲۷)

کتاب الشفاء کے بارے میں بات کرتے ہوئے ابن فرحون نے کتاب الدیباج المذہب میں لکھا ہے:

" وله التصانيف المفيده البديعة. منها كتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفیﷺ ابدع فيه كل الابداع و سلم له اكفائه كفائة فيه ولم ينازعه اصدفی الانفراد به ولا انكرو اعزية السبق اليه بل تشوقو اللو قوف عليه واتصفو ا فی الاستفادة منه وحمله الناس عنه وطارت تسخه شرقاً وغرباً" (۲۸)

''کہ قاضی کی تالیفات کی تعداد مختصر ہے مگر وہ جامع کتابوں کے مصنف ہیں اور کتاب الشفاء اہم تصنیف ہے مصنف کی انفرادیت، جدت اور سبقت وتقدم کا شرف مسلم ہے لوگوں نے اس کتاب کی نقل وروایت کر کے اس سے بڑا استفادہ کیا ہے۔اور شرق وغرب ہر جگہ اس کا غلغلہ بلند ہے۔''

یہ بتانا ضروری ہے کہ کس کس نے قاضی عیاض کے بارے میں لکھا ہے کتاب الشفاء کی مقبولیت کے حوالے سے بے شمار مثالیں ملتی ہیں اس کتاب کی تعریف میں اشعار بھی لکھے اور پڑھے گئے ہیں۔لسان الدین خطیب کا شعر حوالہ کے طور پر پیش کرتے ہیں:

"شفاء عياض للصدور شفاء وليس للفضل قد حواخفاء " (۲۹)

''شفاء قاضی عیاض دلوں کی شفاء ہے اور جس فضیلت پر مشتمل ہے وہ مخفی نہیں۔''

کتاب الشفا کی مقبولیت کے حوالے سے مزید حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ مشہور مصنف حاجی خلیفہ نے اپنی کتاب کشف الظنون میں اس کتاب کو خراج تحسین پیش کیا ۔حاجی خلیفہ بیان کرتے ہیں:

"وهو كتاب عظيم النفيع كثير الفائدة لم ينولف مثله فی الا سلام شكر الله سبحانه و تعالى سعی مولفه و قابله بر حمته و كرمه."(۳۰)

''یہ عظیم کتاب ہے نفع بخش ہے اس کا بہت زیادہ فائدہ ہے اس جیسی اسلام میں کوئی اور کتاب نہیں لکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ ایک اچھی کوشش ہے اس کو تالیف کرنے میں اللہ کا کرم شامل ہے اس کی مقبولیت حاصل ہے اور اللہ کی رحمت اور کرم ہے۔''

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں ہے کہ کتاب الشفاء نبی کریم ﷺ کی سوانح ہے جس میں معترضین کو جواب دیئے گئے ہیں۔(۳۱)

لسان الدین خطیب تلمسانی فرماتے ہیں:

"شفاء عياض للصدور شفاء، وليس للفضل و د حواه خفاء، هديته برلم يكن لجز يلها، سوى الاجر والذكر الجميل كفاء، وفى لنبى الله حق و فائه، واكرم اوصاف الكرم وفاء، وجاء به بحرا يفرق لفضله على البحر طعم طيب وصفاء، وحق رسول الله بعد وفاته رعاه واغفال الحقوق جفاء، هو الذجر يغنى فى الحياة غناء وينز ل منه للبنين رفاء، هو الا ثر المحمود ليس يناله وثور ولا يخشى عليه عفاء حرصت على الاطناب فى نشر فضله وتمجيده لو ساعد تنى وفاء."(۳۲)

"شفاء قاضی عیاض دلوں کی شفاء ہے اور جس فضیلت پر مشتمل ہے وہ مخفی نہیں یہ ایک نیک شخصیت کا ہدیہ ہے جس کا بدلہ صرف ثواب اور ذکر جمیل ہے انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ وفاء کا حق ادا کر دیا ہے اور کریموں کا بہترین وصف وفا ہی ہے ایسا سمندر لائے ہیں جو اپنی برتری کے لحاظ سے پانی کے سمندر سے فائق، خوش مزہ اور صاف ہے۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی وفات کے بعد ان کے تمام حقوق کی رعایت کی ہے اور آپ ﷺ کے حقوق سے غفلت جفا ہے۔ یہ وہ ایسا ذخیرہ ہے جس کی دولت زندگی میں غنی کر دیتی ہے اور اسکی برکتیں بیٹوں کو (اولاد) پہنچتی ہیں وہ ایسا یادگار ہے جو کہ پرانی نہیں ہوتی اور اسکے فنا ہونے کا خوف بھی نہیں کیا جا سکتا اگر وفا نے میری ہمنوائی کی تو میں اس کی فضیلت اور بزرگی کو بھرپور طریقہ پر پھیلانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔"

حضرت ابوالحسن زبدی فرماتے ہیں:

"كتاب الشفاء شفاء القلوب قد ائتلفت شمس بر هانه فاكرم به ثم اكرم واعظم مدى الدهرمن شانه اذا طالع المراء مضمونه رسى فى الهوى أ صل ايمانه وجاء بروض التقى نا شفاء ارائح ازها افنانه ونال علو ما تر قيه فى الشريا السماء وكيوانه فا الله درابى الفضل اذجرى فى الورى نيل احسانه يقز ر قدر نبى الهدى اخير الانام بتبيانه فجازاه ربى خير الجزاء وجاد عليه بغفرانه و منه الصلوة على المجتبى وا صحا به ثم اعوانه مدى لا ينقضى دائماؤ الا ينتهى طول ازمانه." (۳۳)

''کتاب الشفاء دلوں کی شفاء ہے جس کے برہان کا سورج پوری طرح جگمگا رہا ہے تو اس کی عزت وتکریم اور زندگی بھر اس کی عظمت وشان بیان کرتا رہ جب کوئی شخص اس کے مضمون کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے ایمان کی جڑ ہدایت میں مضبوط ہو جاتی ہے وہ تقوی اور نظافت کا ایساق باغ لائے جس کی شاخوں سے پھولوں کی خوشبو مہکتی ہے انہوں نے ایسے علوم پائے جو انہیں آسمان کے ثریا اور زحل تک لے جاتے ہیں حضرت ابی الفضل کی خوبی خدا کیلیے جن کا فیض احسان تمام مخلوق میں جاری ہے وہ اپنے مدلل بیان سے نبی ہدایت اور افضل الخلق ﷺ کی عظمت وشان بیان کرتے ہیں۔ میرا رب انہیں بہترین جزاء دے اور انہیں اپنی مغفرت سے نوازے اور اللہ تعالی کی طرف سے منتخب ترین ہستی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ اور معاونین پر رحمت کاملہ نازل فرمائے جو آخر زمانہ تک ختم نہ ہو اور طویل زمانہ تک انتہاء نہ ہو۔''

ملاعلی قاری فرماتے ہیں:

"لما رایت کتاب الشفا فی شمائل صاحب الا صطفاء أجمع ما صنف فی بابه مجملا من الا ستیفاء لعدم امکان الوصول الی انتها ء الا ستقصا ء قصدت ان اخد مه بشرح"(۳۴)

''جب میں نے منتخب ترین ہستی ﷺ کے شمائل کے بیان میں کتاب الشفاء دیکھی جو اس موضوع پر اجمالا احاطہ کرنے والی کتابوں میں سے جامع ترین ہے کیونکہ کماحقہ احاطہ تک رسائی ممکن ہی نہیں تو میں نے شرح کے ساتھ اس کی خدمت کا ارادہ کیا۔''

شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں کہ:

"عوضت جنات عدن یا عباس عن الشفاء الذی الفته عوض جمعت فیه احادیثا مصححة فهو الشفاء لمن فی قلبه من" (۳۵)

''اے قاضی عیاض آپ کو شفاء کی تالیف کے عوض جنات عدن دی جائیں آپ نے اس میں صحیح حدیثیں جمع کی ہیں یہ ہر اس شخص کے لیے عین شفاء ہے جس کے دل میں مرض ہے۔''

حضرت علامہ احمد شہاب الدین خفاجی مزید فرماتے ہیں کہ:

"واسمه موافق المسماه فان السلف الصالحین قالو ا انه جرب قر اته الشفاء الا مراض وفک عقد الشد ئد وفیه امان من الغرق والحرق والطاعون وببر کته ﷺ اذاصح الا عتقاد وحصل المراد" (۳٦)

''شفاء شریف کا اسم اس کے مسمی کے موافق ہے کیونکہ سلف صالحین فرماتے ہیں کہ اس کا پڑھنا بیماریوں کی

شفاء کی علامت ہے مشکلات کی گرہیں کھولنے میں مجرب ہے اور نبی کریم ﷺ کی برکت سے اس میں ڈو بنے، جلنے اور طاعون کی مصیبتوں سے امان ہے اور اگر اعتقاد صحیح ہو تو مراد حاصل ہو جاتی ہے۔''

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی فرماتے ہیں:

'' ومنهم من توسط و كان مذهبه حسن الاقتصاد فمن المختصرين الامام البارع القاضی عیاض و حسبک بکتابه الشفاء الذی سارفی الا فاق و وقع عل قبول الا تفاق '' (۳۷)

'' بلند پایہ امام قاضی عیاض نے اختصار کے ساتھ سیرت پاک پر کتاب لکھی مشہور اُفاق بالا تفاق مقبول کتاب شفاء پڑھنے والے کے لیے بہت کافی ہے۔''

صاحب روضات کا بیان ہے۔'' ہمارے اصحاب یعنی فرقہ امامیہ کے لوگوں نے بھی اس کے کثرت سے اقتباسات نقل کیے ہیں۔ درحقیقت اس میں بے شمار فوائد، بلند تحقیقات اور رسول ﷺ کی ولادت سے وفات تک کے حالات و واقعات کے متعلق حدیثیں شامل ہیں، مصنف نے اس میں اکابر شیوخ سے روایتیں نقل کی ہیں'' (۳۸)

اس کتاب کی سب سے بڑی مقبولیت کہ یہ نہ صرف علماء اور عوام میں مقبول ہے بلکہ نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں بھی اسے شرف قبولیت حاصل ہے چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں:

'' کسی کتاب کی مقبولیت کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا سند ہو سکتی ہے کہ بارگاہ رسالت میں مقبول ہو جائے شفاء شریف کے لیے سب سے بڑا امتیاز یہی ہے ایک دفعہ آپ کے بھتیجے نے خواب میں دیکھا کہ قاضی عیاض آپ ﷺ کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ منظر دیکھ کر ان پر ہیبت طاری ہوگئی تو قاضی عیاض نے ان کی حالت کو محسوس کر لیا اور فرمایا بھتیجے میری کتاب شفاء کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور اسے اپنے لیے دلیل راہ بناؤ گویا یہ ارشارہ تھا کہ مجھے یہ منصب و کرامت اس کتاب کی بدولت ملی ہے۔'' (۳۹)

مندرجہ بالا تمام علماء کے اقوال سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کتاب الشفاء ایک مقبول ترین کتاب ہے، بہت سے مؤلفین نے اس کو بطور ماخذ لیا ہے اور اس سے روایات لی ہیں۔

جہاں دل کھول کر اکابر علماً نے اس کتاب کی خوبیاں بیان کی ہیں تو دوسری طرف کچھ نے اس کتاب کو ہدف تنقید بھی بنایا چنانچہ شرح العقیدۃ الطحاویۃ للحوالی میں ہے:

''قد تحدث و اطال فی موضوع الرؤیة.'' (۴۰)

قاضی عیاض نے (روایت باری تعالیٰ۔۔) بات کی لیکن اس نے رویت کے موضوع پر بحث کو طوالت دی۔

مصادر السیرۃ النبویۃ میں ہے:

"القاضی عیاض لم یصرح بمصادر ہ کلها فی کتاب الشفاء سیرا علی مادرج علیه اغلب المؤلفین القدامی . " (۴۱)

"قاضی عیاض نے کتاب الشفاء میں تمام مصادر کی تصریح نہیں کی جس طرح کہ ان سے پہلے مصنفین کا اسلوب تھا اسی کو اختیار کیا۔"

ارشیف ملتقی اھل الحدیث میں ہے:

"هذاالحدیث موضوع وهو من الاحادیث التی ذکرها الغزالی فی الاحیاء و القا ضی عیا ض فی کتاب الشفا وقد تساهلا فی ذکر عدد من الاحادیث الموضوعة و الباطلة والتی لااصل لها. . ." (۴۲)

"یہ حدیث موضوع ہے جسے امام غزالی نے احیاء العلوم میں اور قاضی عیاض نے کتاب الشفاء میں ذکر کیا ان دونوں نے احادیث موضوعہ اور باطلہ کہ جن کی کوئی اصل نہ ہے کو کافی تعداد میں ذکر کر کے تساہل برتا۔"

ذھبی نے سیر اعلام النبلاً میں کہا:

"قاضی عیاض کی تصنیفات بہت عمدہ ہیں ان میں زیادہ عظیم المرتب اس کی کتاب الشفاء ہے۔کاش کہ وہ اس کو من گھڑت حدیثوں سے پاک رکھتے۔یہ ان سے اس لیے ہوا کہ انہیں فن حدیث میں تنقید کے اندر کوئی ذوق نہ تھا۔اللہ انہیں ان کے حسن نیت پر ثواب دے اور انہیں اس سے نفع بخشے۔وہ یہ کام کر گذرے اور اسی طرح اس میں تاویلات بعیدہ کا بھی گہرا رنگ ہے۔" (۴۳)

مختصرات وشروح:

اس کی شروحات لاتعداد ہیں جن کا شمار بھی مشکل ہے۔مگر جو زیادہ مشہور ہیں اختصار کے ساتھ انہیں بیان کیا جاتا ہے۔حاجی خلیفہ نے شروحات کی تفصیل کو کشف الظنون میں پانچ صفحات پر بیان کیا ہے۔کتاب الشفاء کی سب سے پہلی شرح جو ابوالمحاسن عبدالباقی بن عبدالمجید القرشی (م-۷۴۳ھ) نے لکھی اور جس کا نام تلخیص الاکتفاء فی شرح الفاظ الشفاء ہے۔

دوسری شرح کا نام "زبدۃ المقنی فی تحریر الفاظ الشفاء" ہے جو کہ حافظ برہان الدین ابراہیم بن محمد حلبی (م-۸۴۱ھ) نے لکھی۔شرح ابوعبداللہ احمد بن فہر بن مرزوق المالکی (۸۴۹ھ) مناہل اصفانی تخریج احادیث الشفاء اس میں حافظ جلال الدین سیوطی نے شفاء کی حدیثوں کی تخریج کی ہے۔شہاب الدین احمد بن حسین بن رسلان ملی شافعی (م۸۴۴ھ نے ایک مفید تعلیق لکھی۔عمادالدین ابوالفدا اسماعیل بن ابراہیم بن جماعہ کنانی قدسی (م۸۶۷ھ) نے شفاء کے

بعض الفاظ کی تشریح کی ہے۔

شرح ابوذر احمد بن ابراہیم حلبی (م ۸۷۱ھ) ''المنہل الاصفی فی شرح ماتمس الحاجتہ الیہ من الفاظ الشفاء'' جو کہ ابو عبداللہ محمد بن علی بن ابوشریف الحسنی (م ۹۲۱ھ) نے لکھی۔ ان کی شرح کتاب الشفاء کی شروحات میں سے بہترین شرح ہے۔ شرح الشیخ امام ابوالحسن علی بن محمد اقہرش الشافعی (م ۸۶۲ھ) الاصطفا لبیان معنی الشفاء شیخ شمس الدین ولجی (م ۹۴۸ھ) نے لکھی۔ ''مزیل الخفاء عن الفاظ الشفاء'' شیخ تقی الدین ابوالعباس احمد بن محمد الشمنی۔ ''موارد الصفا موائد الشفاء شیخ علامہ ابراہیم المعروف بابن حنبلی، یہ معتبر شروحات کا انتخاب کرتے ہیں۔ شرح شیخ محمد بن حسن بن مخلوف الراشدی الحافظ۔ شرح کمال الدین محمد بن ابی شریف القدسی (م ۹۵۱ھ) شرح شیخ عبدالروف منیافی (م ۱۰۳۱ھ)۔ شرح خلیل سبکی (م ۱۰۳۷ھ)۔ شرح الشہاب خفاجی (م ۱۰۶۹ھ)۔ شرح القاری (م ۱۰۱۴ھ)۔ شرح علی بن احمد الحریشی (م ۱۱۴۳ھ)۔ حسن الوفا بالتنبیہ علی بعض حقوق المصطفی، شیخ محمد بن احمد اسنوی الشافعی۔ الشفاء المسمی بالوفا ابن الاخضر کی تلخیص کی ہے۔

القضا بحر یر الشفاء، قطب الدین محمد بن محمد بن خیضری (م-۸۹۴ھ) کی تلخیص، شیخ اسلام مولی اسحٰق بن شیخ الاسلام اسماعیل آفندی (م-۱۱۴۷ھ) نے شفاء کا ترکی میں ترجمہ کیا ہے۔ حرمین کے مفتی مولی ابراہیم جف نے بھی ترکی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعض مصنفین نے اس کی ساٹھ مسند حدیثوں کو ایک علیحدہ جز میں جمع کیا ہے۔ (۴۴)

کتاب الشفاء کی جو شروحات زیادہ مشہور ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر اور وضاحت ضروری ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

شرح الشفاء از ملا علی قاری: اس کے مؤلف علی بن سلطان محمد القاری الھروی ہیں۔ یہ شرح ۱۳۰۹ھ میں مکمل ہوئی۔ فتح الفیاض مؤلف ابوالحسن علی بن احمد الفاسی (م-۱۱۴۳ھ) ہیں۔ یہ شرح مخطوط شکل میں ہے اور اس کی طباعت نہیں ہوئی۔ مزیل الخفاء عن الفاظ الشفاء یہ حاشیہ ہے جس کے مولف شیخ تقی الدین احمد بن محمد بن حسن علی یحی بن محمد التقی السکندری القاہری ہیں جو کہ الشمنی کے نام مشہور ہیں۔ اس میں مفردات کی تفسیر اور مشکلات کا حل اور طلباء کے لیے نفع بخش ہے مزیل الخفاء دو جلدوں میں ہے اور اس کی طباعت قاہرہ میں ہوئی۔ الشفاء کے تمام اجزاء اس میں مجلد ہیں۔ مختصر الشیخ سویدان، اس کے مؤلف شیخ عبداللہ بن علی سویدان ہیں۔ یہ شرح مخطوطہ کی شکل میں ہے اور طبع نہ ہوئی ہے۔ یہ نسخہ مکتبہ از ہر شریف میں موجود ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ ابن الابار، المعجم فی اصحاب ابی علی صدفی، دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان، ص۲۹۴

۲۔ ابن خلکان، ابو العباس شمس الدین احمد بن محمد۔ وفیات الاعیان، ۵۴/۳

۳۔ حمادہ، فاروق، ڈاکٹر، مصادر السیرۃ النبویۃ وتقویمھا، ادار الثقافۃ ص۱۰۳

۴۔ عیاض، قاضی، کتاب الشفاء، دار الفکر، بیروت، ۲۴۶/۱

۵۔ المقری، شہاب الدین احمد بن محمد، ازھار الریاض فی اخبار قاضی عیاض، منشورات الشریف الرضی، قم، ۲۴/۱-۲۳

۶۔ ایضاً، ۲۴/۱-۲۳

۷۔ قفطی الوزیر، جمال الدین، انباہ الرواۃ، دار الکتب مسریہ، ۱۳۷۱ھ، ۲۶۴/۲-۲۶۳

۸۔ ذہبی، امام ابو عبداللہ شمس الدین، تذکرہ الحفاظ، مطبع الہند، ۱۳۳۴ھ، ۹۶/۴

۹۔ حنبلی، ابن عماد، شذرات الذھب، المکتب البخاری، بیروت، ۱۳۸/۴

۱۰۔ یوسف بن تغری بردی، النجوم الزاہرہ۔ ملوک مصر القاہرہ، ۲۸۵/۵

۱۱۔ ابن بشکوال، کتاب الصلہ ص۳۴۷، ۳۴۸

۱۲۔ عیاض بن موسی، از نا معلوم، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانشگاہ پنجاب، لاہور، ۱۹۸۲، ۳۵۱/۲

۱۳۔ المقری، شہاب الدین احمد بن محمد، ازھار الریاض، ۲۹/۱

۱۴۔ عبداللہ، ڈاکٹر، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانشگاہ پنجاب، لاہور، ۱۹۸۰، ۶۹۶/۱

۱۵۔ المقری، شہاب الدین احمد بن محمد الزھار الریاض، فہرس الفہارس، ۱۸۴/۳

۱۶۔ واجدی، محمد فرید، دائرہ معارف القران العشرین، دار المعرفتہ، بیروت س ن، ۲۹۴/۶

۱۷۔ ابن فرحون، الدین المذہب، فاس، ۱۳۱۶ھ، ص۱۶۹

۱۸۔ ترابی، بشیر علی حمد، ڈاکٹر، القاضی، عیاض، وجھودہ فی علم الحدیث، ص۲۷

۱۹۔ الکتانی، فہارس الفہارس، ۱۸۵/۲

۲۰۔ المقری، شہاب الدین احمد بن محمد، ازھار الریاض فی اخبار قاضی عیاض، ۲۷۱/۴

۲۱۔ ایضا ص۲۷۲

۲۲۔ محمد اکرم، ڈاکٹر، محمد رسول اللہ ایک آفاقی پیغمبر، بیکن بکس گلگشت ملتان ۲۰۰۲ء ص۲۲

۲۳۔ عیاض، قاضی، کتاب الشفاء، دار الفکر، بیروت، ۳۱۲/۲

۲۴۔ ضیاء الدین، اصلاحی، تذکرۃ المحدثین، دار المصنفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ، ہند، ستمبر ۱۹۹۷، ۳۵۹/۲

۲۵۔ ترابی، بشیر علی حمد، ڈاکٹر، القاضی عیاض، وجھودۃ فی علم الحدیث ص۳۲۸

۲۶۔ حریشی، الفتح الفیاض، رباط ص۱